بہشت المال فرنج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ — ۲۴ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۸ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۶ء — نمبر ۲۲۲

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۳ ستمبر۔ آٹھ بجے صبح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—• جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقف زندگی طلبا کا انٹرویو انشاء اللہ یکم اکتوبر کو صبح سات بجے دفتر وکالت دیوان ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک، ایف۔اے اور بی۔اے پاس طلبہ کو بھی داخل کیا جاتا ہے۔ جو طلبہ پہلے انٹرویو میں شامل نہیں ہوئے یکم اکتوبر کو صبح سات بجے دفتر وکالت دیوان میں ضرور تشریف لے آئیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

—• مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دفتر جلسہ سالانہ کو مہمانوں کے گم شدہ جو پارچات و دیگر متفرق اشیاء ملی تھیں۔ ان میں سے بہت سی چیزیں متعلقہ احباب کو دی جا چکی ہیں۔ لیکن ابھی تک کچھ سامان موجود ہے۔ جن احباب کی کوئی چیز گم ہو۔ وہ دس اکتوبر ۱۹۶۶ء تک وصول کر لیں۔ ورنہ اسے ضرورت مند احباب میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

—• احمد عزیز صاحب جاکے صاحبزادہ جاکرتا (انڈونیشیا) سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد تاحال شدید بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (وکیل التبشیر)

—• حضرت میاں محمد شریف صاحب ای۔اے۔سی (ریٹائرڈ) تحریر فرماتے ہیں: میرے لڑکے انیس احمد صاحب کی بائیں آنکھ کا بینائی کا لنڈن میں تیسرا اور آخری اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی بینائی کو قائم فرمائے۔

علمی تقاریر کا چھٹا اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰ اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں علمی تقاریر کا چھٹا اجلاس منعقد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو حسب دستور اس کی صدارت بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائیں گے۔ اس اجلاس میں محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا، محترم جناب صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔اے اور محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ تقاریر فرمائیں گے۔ احباب شمولیت فرما کر فائدہ حاصل کریں۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔

اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ

"اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کیلئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سید و مولیٰ نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیسی کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا کچھ عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو اس پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو، پھر عنقریب دیکھ لوگے کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جس کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو جائے حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔"

(لا زحقیقت مسٹا۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۶ء

ایک نہایت اہم قابلِ غور مسئلہ

حال ہی میں مصر میں اخوان المسلمین کے اکابر سید قطب اور ان کے دو ساتھیوں کو پھانسی اور کچھ ساتھیوں کو قید کی سزا اس جرم میں دی گئی ہے کہ انہوں نے صدر ناصر کے خلاف سازش کی تھی۔ سید قطب کے متعلق اخبارات میں جو کوائف شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت پائے کے عالم تھے۔ اور بعض نہایت قابل قدر تصانیف کے مصنف تھے۔ جہاں تک ایک مقتدر دینی عالم سے مسلمانوں کا محروم ہونے کا سوال ہے۔ اور جس طرح ایسے قابل شخص کو سزا دی گئی ہے۔ ہمارے نزدیک واقعی نہایت قابل افسوس ہے۔ تاہم ایک سوال ہے جو صرف ایک یا دو قابل قدر شخصیتوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ اور جس کو مسلمان اہل علم حضرات اور اسلامی حکومتوں کے مقتدر لیڈروں کو جلد از جلد حل کر لینا چاہیئے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کے المناک واقعات کا پورا پورا انسداد ہو سکے۔

اس ضمن میں ایک دینی ہفت روزہ کے اداریہ کے مندرجہ ذیل اقتباسات قابل غور ہیں۔

"یہ اشتراکیت کے علمبردار ہیں انہوں نے مصر میں اشتراکی نظریات کی نشوونما کے لئے ذرائع نشر و اشاعت کا بیشتر حصہ وقف کر رکھا ہے۔ انہی دنوں مصر کی سپریم کونسل نے بڑے طمطراق سے اپنا یہ کارنامہ شائع کیا ہے۔ کہ مصر سے کئی لاکھ قرآن مجید کے گراموفون ریکارڈ تقسیم کئے گئے ہیں اور کئی ہزار اذان کے ریکارڈ دنیا کے ملکوں کو بطور تحفہ دیئے گئے ہیں۔ نیز یہ کہ افریقہ میں لاکھوں مصری پونڈ اشاعت اسلام کے لئے صرف کئے جا رہے ہیں۔ بالکل بجا لیکن سوال یہ ہے کہ یہ ساری محبت اگر بے جان ریکارڈوں سے ہے تو بتایا جائے۔ کہ جو زندہ لوگ قرآن پڑھتے پڑھاتے اور اس کتاب برحق کی تفسیر لکھتے ہیں مصر میں ان کا کیا حال ہے؟ وہی سید قطب کا سا؟ --- اور یہ بھی پوچھا جا سکتا ہے۔ افریقہ میں اشاعت اسلام بڑا مستحسن کام ہے۔ لیکن اس سے یہ جواز کیسے میسر آیا کہ مصر میں جو زبان اسلامی قانون کا مقابلہ غیر اسلامی قوانین سے کرے۔ اور ساری دنیا پکار اٹھے کہ (التشریع الجنائی فی الاسلام) عہد حاضر کی بلند پایہ کتاب ہے جس نے الٰہی قانون کو ہر پہلو سے انسانی قانون سے بالاتر ثابت کر دیا اور جس کا لوہا مغرب و مشرق سبھی نے مانا۔ مگر سرزمین مصر اسی کتاب کے حق آگاہ مصنف کے خون سے لالہ زار کیوں ہے؟ ناصر"

(المنبر ۲۲/۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ صفحہ ۳)

یہ اور اسی قسم کی متعدد باتیں ہیں جو صدر ناصر کے رویہ کے بارے میں ہر اس شخص کی سطح ذہن پر ابھرتی ہیں جو ناصر دوستی اور اخوان دشمنی دونوں میں اعتدال سے محروم نہ ہو چکا ہو۔ مگر ہم مزید تفصیلات کو نظر انداز کر کے چند امور اخوان کے بارے میں عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں

الاخوان المسلمون ——

سے ہمیں ذاتی طور پر سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ وہ زمام اقتدار کو فساق و فجار سے چھین کر صالحین کے ہاتھ میں تھمانے کی جدوجہد کو اسلامی دعوت کا ایک اہم جزو قرار دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ نہ صرف یہ کہ یہ فکر اسلامی دعوت کے بارے میں سوء فہم کا عکاس ہے بلکہ یہ اسلامی تعلیمات کے بھی خلاف ہے اور ہم دلائل و براہین پر مبنی یہ رائے رکھتے ہیں کہ مسلمان حکومت چاہے فساق و فجار کے ہاتھوں ہی میں ہو اس کے فسق و فجور اور خلاف اسلام اقدامات کا علاج بجز امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے کسی طریقے سے ممکن نہیں۔ ان کے خلاف جتھہ بندی اور اقتدار سے محروم کر کے خود برسر اقتدار آنے کی جدوجہد چاہے اقامتِ دین کے نام پر ہو یا اسلامی نظام اور اسلامی شریعت کے نفاذ کے زیر عنوان ہر حالت میں غلط ہے۔" (ایضاً صفحہ ۷)

"الاخوان — اس وقت مظلوم ہیں۔ اس سے آگے ان کے بعض نظریات کو غلط تسلیم کرنے کے باوجود اسلام سے ان کی محبت اور اسلام کے لئے ان کی جاں نثاری اور شدید ترین ابتلا کے لامتناہی سلسلہ کے علی الرغم قابل رشک استقامت، ان کی مظلومیت سے دل شدید طور پر متاثر ہوتا ہے۔— اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ

اس دورِ زوال اور اس عالم قحط الرجال میں ایسے اہل علم جو اسلامی دعوت، کلام الٰہی اور شریعت کے اسرار و رموز کو آشکار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اور اس باب میں وہ پرجوش بھی ہوں اور دینی حمیت سے سرشار بھی! انہیں محض سیاسی اختلاف کی بناء پر موت کے گھاٹ اتار دینا۔ ان کے اہل و عیال کو ناقابل تصور سختیوں میں مبتلا کر دینا اور ان کے اعوان و انصار کو ایسی ایسی اذیتوں میں مبتلا کر دینا جن کا تصور دور جاہلیت میں بھی ممکن نہ ہو— نہ اس کا جواز ہے نہ اس پر خاموشی ممکن ہے۔ نہ ایسے سانحات کو سیاسی مصالح پر قربان کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی نظریاتی اختلاف کی بناء پر اظہار تاثر میں بخل سے کام لیا جا سکتا ہے

.... یہ جو کچھ عرض کیا گیا اس کا تعلق ماضی و حال سے ہے۔ ہم مستقبل کے بارے میں بھی چند اہم گزارشات صدر ناصر اور الاخوان دونوں سے کرنا چاہتے ہیں اور اس کا محرک اس کے سوا کچھ نہیں کہ صدر ناصر کے اقدامات سے شدید اختلاف کے باوجود ہم انہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور اخوان کا یہ حق بہر نوع مسلّم ہے کہ ان کے لئے ان میں جذبہ نصح و خیر خواہی موجود ہے۔ اسی طرح الاخوان سے بھی ان کی بھلائی کی کچھ باتیں کہنی ہیں۔ اگر رب قدیر و رؤف نے توفیق عطا فرمائی تو یہ فرض صحبت فردا میں ادا ہوگا۔" (المنبر ۲۲/۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ صفحہ ۵-۶)

ان اقتباسات کا ماحصل یہ ہے کہ

بقول ہفت روزہ متذکرہ بالا صدر ناصر بھی ایک مسلمان ہیں۔ انہوں نے اگرچہ اشتراکی نظریات کے لئے پروپیگنڈہ کر رکھا ہے پھر انہوں نے کئی ہزار اذان کے ریکارڈ دنیا کے ملکوں کو بطور تحفہ دیئے ہیں۔ اور افریقہ میں اشاعت اسلام کے لئے لاکھوں مصری پونڈ صرف کئے ہیں۔ نیز خود اخوان المسلمون بھی پکے مسلمان ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر صدر ناصر بھی مسلمان ہیں اور اخوان المسلمون بھی پکے مسلمان ہیں اور دین کے فدائی ہیں۔ تو پھر ان میں باہم دشمنی کیوں ہے۔ اس کا جواب بھی ہفت روزہ متذکرہ نے دیا ہے جو یہ ہے کہ اخوان المسلمون بجائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریق اختیار کرنے کے مسلمانوں کی حکومت سے جتھہ بندی کر کے اقتدار چھین کر اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ دینی ہفت روزہ ایک ایسے شخص کی ادارت میں شائع ہوتا ہے جو پہلے مودودی جماعت کا بڑا سرگرم کارکن تھا اور اس نے سینکڑوں دوسرے اہل علم حضرات کی طرح اس نظریہ کی وجہ سے مودودی صاحب سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اب پاکستان میں بھی یہ لوگ وہی موقف اختیار کر رہے ہیں جو جماعت احمدیہ نے اختیار کیا ہے خیر۔

حقیقت یہ ہے کہ آج ہر اسلامی ملک میں ایک اسلام پسند طبقہ ابھر رہا ہے مگر افسوس ہے کہ اکثر ملکوں میں اس طبقہ نے وہی غلط طریق کار اختیار کر رکھا ہے۔ جو بقول ہفت روزہ اخوان المسلمون کا اور ہمارے ملک میں مودودی جماعت کا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بجائے فائدہ کے اسلام اور اسلامی ملکوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور وہ نقصان دو طرح کا ہے۔ اول ملک میں فساد کو ہوا ملتی ہے۔ اور حکومت کو غیر ضروری الجھنوں میں پڑ کر سخت اقدام کرنا پڑتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ بہت سے قابل مسلمان یا تو موت کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اور یا قید میں چلے جاتے ہیں۔ مثلاً سید قطب جو اتنے فاضل اور عالم تھے مارے جاتے ہیں۔ اگر بجائے اقتدار کے لئے کشمکش کرنے کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریق اختیار کرتے اور حکومت سے ٹکر نہ لیتے۔ تو وہ ملک و قوم کے لئے واقعی اچھا کام کر جاتے۔ بلکہ اگر وہ اپنی قابلیت اور اپنی علمیت کو یورپ

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

جزیرۂ ماریشس میں تبلیغِ اسلام

● ۳۶ تقاریر ● ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر تقاریر ● معززین سے ملاقاتیں

● ایک پمفلٹ کی ایک لاکھ کی تعداد میں اشاعت

(مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر مبلغ ماریشس)

ماریشس بحرِ ہند کے جنوب میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کا رقبہ ۷۲۰ مربع میل ہے اور آبادی سات لاکھ اکتالیس ہزار چھتیس افراد پر مشتمل ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس چھوٹے سے جزیرہ کو بہتر آب و ہوا اور بڑی کئی نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہاں مختلف نسلوں اور مذہبوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے جمع کر دیا ہے۔ گویا یہ جزیرہ ایک مذہبی لیبارٹری کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی روحانی رہنمائی اور بہبود کے لئے ۱۹۱۵ء میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود رضی اللہ عنہ نے یہاں احمدیہ مسلم مشن کی بنیاد ڈالی۔ حضور کے ارشاد کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ بی۔ اے ۳ جون ۱۹۱۵ء کو یہاں تشریف لائے۔ آج اس واقعہ کو ۵۱ سال ہو چکے ہیں باوجود ہر قسم کی مخالفت اور مشکلات کے اللہ تعالیٰ اپنی اس جماعت کو دن بدن ترقی دیتا چلا گیا ہے اور چلا جا رہا ہے۔ اور اب مخالف بھی خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو یہ کہنے پر مجبور ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کی خاطر لوگوں کی رہنمائی کرنے میں جو شاندار قربانی کی ہے وہ دوسروں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ اب لوگ برملا کہتے ہیں کہ جو اسلامی تعلیم جماعتِ احمدیہ پیش کرتی ہے وہ واقعی ماریشس کی موجودہ مشکلات کو حل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔

۱۸ اپریل سے ۱۸ جولائی تک کی تبلیغی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

استقبال:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں یہ عاجز ربوہ سے اپنے تیسرے تبلیغی سفر پر ۱۵ اپریل کو روانہ ہوا۔ ۱۸ اپریل کو ۴ بجے شام ماریشس پہنچا۔ سینکڑوں احمدی احباب نے ہوائی اڈہ پر نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے ہوئے عاجز کا استقبال کیا۔ یہ نظارہ غیر مسلم اور مسلم احباب کے لئے غیر معمولی اور حیران کن تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ میرے ہمراہ اسی ہوائی جہاز میں بہت سے حاجی بھی واپس آ رہے تھے جنہیں ملنے کے لئے ماریشس کے بہت سے مسلمان بھی موجود تھے۔ وہ احمدی مبلغ کے استقبال کے نظارہ کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ اس موقع پر ماریشس ٹیلیویژن کا نمائندہ بھی موجود تھا جس نے تصاویر لیں جو اسی ہفتہ ماریشس بھر میں دکھائی گئیں۔ مصافحہ اور معانقہ کے بعد احمدیوں کا یہ جلوس کاروں کے ذریعہ ۲۰ میل کا سفر کر کے مرکزی احمدیہ مسجد "دار السلام" روز ہل پہنچا۔ جہاں نماز عصر باجماعت ادا کی گئی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور اہالیانِ ربوہ کی عافیت کی خبر احمدی بھائیوں کو سنائی گئی۔ "دار السلام" کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ یہ وہ عمارت ہے جو خاکسار نے مقامی احمدیوں کے ساتھ مل کر وقارِ عمل کے ذریعہ ۶۱-۶۲ء میں کھڑی کی تھی جسے میری غیر حاضری میں مکرم برادرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نے نہایت عمدگی سے مکمل کیا اور اب یہ ماریشس کی خوبصورت ترین مسجد ہے۔ اسی عرصہ میں مختلف جماعتوں کے علاوہ بعض غیر از جماعت احباب نے بھی استقبالیہ دعوتیں منعقد کر کے تبلیغ کے مواقع بہم پہنچائے۔

لیکچرز:۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ملک بھر کے مختلف مقامات پر ۳۶ لیکچرز دیئے جن میں قرآن مجید کی خوبیاں، اسلامی تعلیم کا دوسرے مذاہب سے مقابلہ وغیرہ کے اہم مضامین تھے۔ ان لیکچروں میں غیر مسلم اور مسلمان بکثرت شامل ہوتے رہے۔ اور لیکچروں کے بعد اکثر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا جو بسا اوقات نصف شب تک جاری رہتا۔ ایک جلسہ کی صدارت یہاں کے وزیرِ زراعت نے کی۔ انہوں نے تقریر سننے کے بعد فرمایا کہ اگر ہم لوگ ان باتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں جو ابھی سنی ہیں تو ہماری اکثر مشکلات حل ہو جائیں گی۔

ایک لیکچر ٹیچرز ٹریننگ کالج میں پرنسپل صاحب کی صدارت میں ہوا۔ یہ ملک کا واحد کالج ہے جہاں تین چار سو اساتذہ زیرِ تربیت رہتے ہیں۔ اور ۴۰ کے قریب ماہر اساتذہ ہیں۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ احمدی مبلغ کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ میری تقریر کا عنوان تھا 'باہمی رواداری'۔ قرآنِ مجید، احادیث اور تاریخِ اسلام سے مختلف اصول ان کے سامنے رکھے جنہیں اساتذہ اور طلبہ نے بہت پسند کیا۔ اور پھر بھی مجھے بلانے کی خواہش ظاہر کی۔ ایک دفعہ محکمہ امدادِ باہمی کے جلسہ میں تقریر کرنے کا بھی موقع ملا۔ وزیرِ تعلیم بھی اس موقع پر موجود تھے اور دیگر سرکاری افسران بھی۔ جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقع پر بھی تقریر کرنے کی توفیق ملی جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ تعلیم اور عملی نمونہ کو لوگوں کے سامنے رکھ کر بتایا کہ کس طرح آپ امن کے پیامبر تھے۔ ان تقریروں کو سنکر اب کئی اور حلقوں سے بھی تقریر کرنے کی دعوتیں آ رہی ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلیویژن

اس عاجز کی آمد کی خبر مع تصاویر یہاں کی ٹیلیویژن نے اپریل میں دی تھی۔ اس کے بعد ٹیلیویژن والوں نے مجھے انٹرویو کے لئے بلایا جو ۱۵ منٹ تک نشر ہوتا رہا۔ اس موقع پر جماعتِ احمدیہ ربوہ۔ قادیان کے حالات اور مختلف مذاہب کے اختلافات کو حل کرنے کیلئے اسلامی تعلیمات کو پیش کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ٹیلیویژن والے ہماری اہم تقریبات کی اطلاعات اور خبریں بخوشی نشر کرتے ہیں۔ ریڈیو پر اس سہ ماہی میں چار تقریریں خاکسار کی ہوئیں جن کے عنوان یہ تھے۔ (۱) "اسلامی رواداری (۲) ہمارے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (۳) اسلام اور صحتِ جسمانی (۴) پاکستان کی ترقی۔" الحمد للہ کہ عیسائیت اور ہندومت کے ساتھ ساتھ اب اسلام کا بھی تذکرہ اس رنگ میں ہونا شروع ہو گیا ہے جس سے ہر طبقہ کے لوگ تسلی پا رہے ہیں۔

لٹریچر کی وسیع اشاعت اور تقسیم

تبلیغِ اسلام کے لئے تقریروں کے علاوہ لٹریچر کو بھی ذریعہ بنایا گیا۔ ایک تبلیغی اشتہار "رواداری" کے عنوان پر ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کرنے کا موقع ملا جس میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا گیا کہ کس طرح اسلام دنیا کی مختلف قوموں اور نسلوں کے درمیان محبت پیدا کرتا ہے اور اسلام کے ابتدائی دور میں دنیا نے اس کا کیسا شاندار نمونہ دیکھا۔ اس اشتہار کو میلاد النبیؐ کی تقریب پر ایک پروگرام کے ماتحت ۳۰۰ دوستوں نے پیدل، سائیکل اور موٹروں کے ذریعہ سارے ماریشس میں پھر کر گھر گھر پہنچا دیا۔ اس پروگرام کا نہ صرف ہندو اور عیسائی دوستوں پر گہرا اثر ہوا بلکہ مسلمانوں نے بھی بہت پسند کیا جس کا اظہار ایک روزنامہ میں ایک مسلمان نے یوں کیا:۔

"میرے سامنے ایک پمفلٹ ہے جس میں رواداری اور باہمی مفاہمت کے لئے اپیل کی گئی ہے میں نے اس کو خوب پڑھا اور میں اس سے یہی سمجھا ہوں کہ ہم مسلمان اور دوسرے اچھے لوگ قرآنی اصولوں پر عمل کر کے امن اور محبت سے رہ سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم ان لوگوں کو جنہوں نے ہمیں دکھ دیا ہے معاف کر دیں گے۔ ہم غریبوں اور اقلیتوں سے نفرت نہیں کریں گے۔ اور یہی کام ہیں جو ہمیں آپس میں دوستی، محبت اور موافقت پیدا کرنے کے لئے کرنے چاہئیں۔

یہی رواداری ہے جس کی ہمیں اس چھوٹے سے جزیرے میں اشد ضرورت ہے کیونکہ اس جزیرہ کے حصے بخرے سیاسی اور نسلی بنیادوں پر ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔

مجھے اس پمفلٹ کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔ یہ بہت عمدہ اور نفیس طبع ہوا ہے اور اس میں امن۔ انصاف اور اتحاد کے لئے شاندار اپیل ہے۔ میں نے اسے بار بار پڑھا اور پڑھتے جانے کو ہی دل چاہتا ہے۔ میں نے اس پر خوب غور و خوض کیا اور ہمیں چاہیئے کہ ہم قرآن۔ بائیبل اور ہندو کتب پر غور کریں۔ کیونکہ ہر ایک کتاب نے یہی سکھایا ہے کہ

"ایک دوسرے سے محبت کرو"

(Daily CITOYEN 6-7-1966)

ہالینڈ۔ نائیجیریا۔ ربوہ۔ قادیان، سکندر آباد۔ برما سیلون کے مشنوں سے آمدہ لٹریچر کو خدام اور لجنات کے ذریعہ گھر گھر پھر کر فروخت کیا گیا۔ بعض لوگوں کو مفت بھی دیا گیا۔ مقامی مشن کا فرنچ زبان میں تیار شدہ لٹریچر کی فروخت بھی جاری رہی۔ غیر ملکوں سے آرڈر موصول ہونے پر وہاں بھی فرنچ لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ مختلف دکانوں پر بھی کتب برائے فروخت رکھوائی گئیں۔

لائبریریوں میں لٹریچر

ملک کی اہم لائبریریوں میں بھی اسلامی لٹریچر رکھوانے کی مہم بھی جاری ہے۔ اور اس عرصہ میں تین پبلک لائبریریوں اور ایک ٹیچرز ٹریننگ کالج کی لائبریری میں اسلامی کتب رکھوائی گئیں۔

(باقی)

ایف اے کے امتحان میں جامعہ نصرت ربوہ کا نتیجہ

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ لاہور کی طرف سے ایف۔ اے کے امتحان کے نتیجہ کا جو اعلان کیا گیا ہے اس کی رُو سے جامعہ نصرت کا تفصیلی نتیجہ مندرجہ ذیل ہے:۔ (پرنسپل)

[redacted]

رولنمبر	نام	نمبر	ڈویژن
۳۴۷۴۵	امۃ الوہاب	۵۱۹	سیکنڈ
۳۴۷۴۸	رشیقہ سعدیہ	۵۱۱	〃
۳۴۷۵۱	نصرت تنویر	۵۶۸	〃
۳۴۷۵۲	امۃ النور بنت مولوی ابو المنیر نورالحق صاحب	۶۳۳	فرسٹ (دوم)
۳۴۷۵۳	طیبہ صدیقہ بنت ملک محمد عبداللہ صاحب	۶۵۸	〃 (اوّل)
۳۴۷۶۱	امۃ السلام	۴۵۹	تھرڈ
۳۴۷۶۳	ریحانہ سعید	۴۹۰	〃
۳۴۷۶۵	عارفہ	۵۲۷	سیکنڈ
۳۴۷۶۶	امۃ اللہ باری	۵۶۶	〃
۳۴۷۶۷	سلیمہ قمر	۵۶۴	〃
۳۴۷۶۸	مبارکہ کلثوم	۵۰۸	〃
۳۴۷۷۱	ناصرہ صدیقہ ملک	۵۰۷	〃
۳۴۷۷۴	رفعت شہناز	۵۸۳	〃
۳۴۷۷۵	سکینہ ارشاد	۵۴۲	〃
۳۴۷۷۶	نعیمہ طاہرہ	۵۱۸	〃
۳۴۷۷۸	نصرت جہاں	۵۳۵	〃
۳۴۷۷۹	زبیدہ رشید	۴۳۰	تھرڈ
۳۴۷۸۷	بشریٰ صدیقہ	۴۷۴	〃
۳۴۷۹۰	امۃ المنان نصرت	۵۲۹	سیکنڈ
۳۴۷۹۱	جمیلہ اختر	۴۴۷	تھرڈ
۳۴۷۹۲	فرحت احمد	۵۰۳	سیکنڈ
۳۴۷۹۴	منور ناصرہ	۴۴۳	تھرڈ
۳۴۷۹۵	امۃ الرشید طاہر	۵۰۷	سیکنڈ
۳۴۷۹۶	بشریٰ نسرین	۵۵۹	〃
۳۴۷۹۷	ناہید گلشن	۵۰۱	〃
۳۴۸۰۲	قمر النساء	۴۳۱	تھرڈ

جن طالبات کی کمپارٹمنٹ ہے:۔

رولنمبر	نام	کمپارٹمنٹ	مضمون
۳۴۷۴۶	امۃ الباسط غنی	〃	جغرافیہ
۳۴۷۵۰	امۃ الحی مرزا	〃	انگلش
۳۴۷۵۵	قانتہ بیگم	〃	〃
۳۴۷۵۷	امینہ بیگم	〃	〃
۳۴۷۵۹	عظمہ حفیظ خانم	〃	سوکس
۳۴۷۶۲	سلیم اختر	〃	انگلش
۳۴۷۶۴	نصیرہ شریف	〃	اکنومکس
۳۴۷۷۳	تسنیم طاہرہ	〃	انگلش
۳۴۷۸۱	امۃ الباسط	〃	جغرافیہ
۳۴۷۸۲	نصرت بیگم	〃	انگلش
۳۴۷۸۳	ثروت سلطانہ	〃	〃
۳۴۷۸۵	امۃ الشافی	〃	〃
۳۴۷۸۹	نجم النساء	〃	〃

جن طالبات کا نتیجہ بعد میں آئے گا

رولنمبر	نام
۳۴۷۸۰	نکہت پروین
۳۴۷۹۳	ساجدہ راحت
۳۴۸۰۳	کوثر تسنیم
۳۴۸۰۵	خدیجہ بشریٰ
۳۴۸۰۶	غلام فاطمہ
۳۴۸۰۷	حلیمہ بی بی
۳۴۸۰۸	انیسہ بیگم
۳۴۸۰۹	امینہ بیگم

۵۰۸۴۰ مسرت جہاں زیدی (بوجہ بیماری پورے پرچے نہ دے سکی)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

امریکہ اور افریقہ وغیرہ ممالک میں تبلیغ و اشاعت میں صرف کرتے تو ہمارا یقین ہے کہ خود صدر ناصر بجائے ان کو پھانسی پر لٹکانے کے ہر طرح سے ان کی مدد کرتے۔ افسوس ہے کہ یہ سراسر خیر کا طریق ابھی تک مودودی صاحب کے ذہن میں بھی نہیں آسکا۔ آج جب الحادی اور دجالی طاقتیں ہر طرف سے اسلام پر حملہ آور ہیں اور اس کو چاروں طرف سے اپنے نرغہ میں لئے ہوئے ہیں ان لوگوں کا خانہ جنگی میں شغل فرمانا یقیناً اسلام دشمنی ہے جو اسلام دوستی کے لباس میں کی جا رہی ہے۔ اگر کوئی اسلامی ملک اپنے ملک کو ایسے جلد باز اہلِ علم حضرات سے محفوظ کرنا چاہتا ہے تو ہماری رائے میں وہ ایک حد تک حق بجانب ہے۔ بقول ہفت روزہ مذکور خواہ وہ حکومت فساق اور فجار ہی کے ہاتھ میں کیوں نہ ہو۔ الفتنۃ اشد من القتل کے رو سے ان کا یہ فعل ناجائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس کا نمونہ بھی ہمیں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کردار میں ملتا ہے کہ جب مکہ والوں کی مخالفت بڑھ گئی تو آپ نے طائف کا رُخ کیا۔ اور وہاں بھی جب مخالفت ہوئی تو آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ آپ نے اس بات پر اصرار نہیں کیا کہ پہلے مکہ والوں میں ابراہیم کا دین ضرور نافذ کیا جائے اور پھر آگے قدم اٹھایا جائے۔ اگر یہی مناسب ہوتا تو آپ مکہ مکرمہ ہی میں جنگ کا آغاز کر سکتے تھے۔ اور اپنے وطن مالوف سے ہجرت نہ فرماتے۔ آپ نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نہیں سُنتے تو آپ ان سے صرف نظر کرکے دوسروں کے پاس پہنچے مگر اپنے شہر میں فتنہ و فساد کا باب کھولنا ضروری خیال نہ کیا۔ آپ تو اللہ تعالےٰ کا پیغام پہنچانا چاہتے تھے۔ اگر مکے والے نہیں سُنتے تو نہ سُنیں وہ نہیں تو اور بہت سی وسیع دنیا سامنے پڑی ہے۔ آج بھی یہ حالت ہے کہ اربوں ارب لوگ اسلام کے پیغام سے محروم ہیں مگر ان کے پاس جانے کی بجائے یہ حضرات اپنے ملک میں ہی حکومت کے لئے غیر ضروری الجھنیں پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں جس کا اکثر وہی افسوسناک نتیجہ نکلتا ہے جو آج مصر میں نکل رہا ہے +

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر آئندہ دو سال کے لئے خدام الاحمدیہ کے صدر کا انتخاب کیا جائے گا اس کے لئے اپنی مجلس سے مشورہ کرکے آئیں۔ (معتمد مرکزیہ)

احمدی مستورات کی ترقی کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابرکت مساعی

(محترمہ امۃ الرحمٰن صاحب پراچہ ایم۔ اے)

(۲)

ناصرات الاحمدیہ۔

بعد ازاں ہمارے پیارے امام رضی اللہ عنہ نے پندرہ سال سے کم عمر کی بچیوں کی جو لجنہ میں شامل نہیں تھیں "ناصرات الاحمدیہ" کے نام سے ایک الگ تنظیم قائم کی۔ اور اسے لجنہ اماء اللہ کی سرپرستی میں پھلنے پھولنے اور اور کام کرنے کے مواقع بہم پہنچائے۔ تاکہ نہ صرف مستورات کی اصلاح ہو بلکہ بچیاں جو آئندہ جاکر لجنہ اماء اللہ کی ممبر بنتی ہیں۔ ان کی تربیت شروع ہی سے اس انداز سے کی جائے اور انہیں اس طور سے ٹریننگ دی جائے کہ جب وہ لجنہ کی ممبر بنیں تو خدمت دین کا شوق، جماعت کے لئے قربانی کا جذبہ اور احمدیت کی محبت ان کے دلوں میں موجزن ہو اور وہ علم و عمل کے لحاظ سے مکمل ہوں۔

دیکھا گیا ہے کہ آج کل کی مسلمان عورتیں اپنے مذہب سے بہت کم واقفیت رکھتی ہیں اور اکثر و بیشتر کی دینی معلومات بہت ہی محدود ہوتی ہیں۔ ہمارے پیارے امام (اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کی بارش ہر آن نازل فرماتا رہے۔ آمین) کا نظریہ ہی یہ تھا کہ ؎

تم مدبر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم سے اگر اسلام نہ ہو

آپ نے احمدی مستورات کو احمدیت یا زیادہ صحیح الفاظ میں حقیقی اسلام سے روشناس کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ آپ نے مسجد اقصیٰ قادیان کے ایک حصے کو پردہ کے ذریعہ الگ کر دیا اور احمدی عورتوں کو مسجد پاک کی اس مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ اس طرح احمدی خواتین آپ کے پُر معارف اور معرکۃ الآراء خطبات سے مستفیض ہونے لگیں۔

درس القرآن اور خواتین کا جلسہ سالانہ

آپ نے اس پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ درس القرآن میں بھی عورتوں کو شامل ہونے کی سہولت بہم پہنچائی اس طرح عورتیں آپ کے دلپذیر درس سے مستفید ہونے لگیں۔ پھر نہ صرف عورتیں اس درس سے ہی استفادہ کرتی تھیں جو حضور مردوں میں ارشاد فرماتے تھے۔ بلکہ بعد میں آپ نے ہفتہ کا دن خاص طور پر مستورات میں درس کے لئے مخصوص کر دیا اور ان کی مجلس میں بنفس نفیس تشریف لا کر ان کو اپنے پُر معارف درس سے مستفیض ہونے کا موقع بہم پہنچایا۔

۱۹۲۶ء میں آپ نے احمدی خواتین کے الگ جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ مستورات نہ صرف حضور رضی اللہ عنہ کی ان تقاریر کو سنتی تھیں جو حضور مردوں کے جلسہ میں ارشاد فرماتے تھے بلکہ دوسرے دن حضور رضی اللہ عنہ عورتوں کے جلسہ میں تشریف لا کر ان کے خاص مسائل پر تقریر فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ مردوں کو اس بات پر رشک ہوتا تھا کہ عورتیں حضور رضی اللہ عنہ کی تین تقاریر سنتی ہیں اور ہم دو۔ گو ہمارے پیارے آقا (اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین) نے مستورات کو اس شرف سے محروم نہ کیا تاآنکہ چند ناگزیر وجوہات نے مجبور نہ کر دیا۔ پھر بھی آپ کا یہ دستور رہا کہ آپ اپنی تقریر کا ایک حصہ عورتوں کے لئے مخصوص فرماتے تھے اور جماعت کے موجودہ امام خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ان کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے خواتین کے جلسہ میں تشریف لا کر ان سے خطاب فرماتے ہیں اور ان میں درس بھی دیتے ہیں۔ پھر حضور رضی اللہ عنہ نے مستورات کے لئے کلاسز کا بھی اجراء فرمایا۔

دنیوی تعلیم کا انتظام

پہلے مدرسۃ الخواتین اور پھر ۱۹۲۸ء میں آپ نے نصرت گرلز ہائی سکول قائم کیا جہاں دینی و دنیوی تعلیم کو پہلو بہ پہلو جگہ دی گئی اور بچیوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ یہ سکول بڑی تیزی سے ترقی کے مدارج طے کرنے لگا۔ حتیٰ کہ طالبات کی زیادتی کی وجہ سے بعد میں محلہ دارالبرکات میں مڈل کلاسز تک اس کی الگ شاخ قائم کی گئی۔ تقسیم ہند کے بعد جب ربوہ دارالہجرت بنا تو آپ نے یہاں بھی از سر نو نصرت گرلز ہائی سکول کا اجراء فرمایا اور اس کے تھوڑا ہی عرصہ بعد زنانہ کالج یعنی جامعہ نصرت کا سنگ بنیاد رکھا۔ تاکہ احمدی لڑکیوں کی تعلیم صرف میٹرک تک ہی محدود نہ رہے بلکہ ان کے لئے اعلیٰ پیمانے پر اپنے دماغوں اور ذہنوں کو جلا دینے کا سامان موجود ہو اور علوم دینی کے حصول کے ساتھ ساتھ وہ دنیوی علوم میں بھی کسی سے پیچھے نہ ہوں۔ اور مردوں کے پہلو بہ پہلو تبلیغ اسلام کا فریضہ تحریری و تقریری طور پر زیادہ مؤثر انداز میں سرانجام دے سکیں۔ جامعہ نصرت ابتداء میں انٹرمیڈیٹ تھا جو بعد میں ڈگری کالج بن گیا۔ اور اب تو دو سال سے عربی زبان میں جو ام الالسنہ اور دینی علوم کا سرچشمہ ہے۔ اس میں لڑکیوں کے لئے ایم اے کرنے کا بھی انتظام ہو گیا ہے اس ادارہ نے محترمہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی اور بالواسطہ طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی رہنمائی میں ہر لحاظ سے شاندار ترقی کی ہے اور بڑے اچھے نتائج پیش کئے ہیں۔

ان مراکز میں صرف یونیورسٹی بورڈ کے مقررہ نصاب کی تدریس کا ہی انتظام نہیں بلکہ یہ ادارے عورتوں اور بچیوں کو دینی علوم سے آراستہ کرنے اور ان میں اخلاقی سربلندی پیدا کرنے میں بھی ہر آن کوشاں ہیں۔ اس طرح اس کالج اور اسکول کی طالبات کا مقصد محض امتحان پاس کرنا نہیں بلکہ دین اسلام کی سچی خادم بننا ہے

بعد میں ربوہ میں "نصرت جونیئر ماڈل سکول" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں بچوں اور بچیوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ہی دینیات کی تعلیم پر بھی زور دیا جاتا ہے اور ان کی تربیت کا بھی خیال کیا جاتا ہے

ایک اور مشہور "احمدیہ گرلز ہائی سکول" جس کا ذکر ضروری ہے۔ سیالکوٹ میں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام بڑی کامیابی سے چل رہا ہے جس میں نہ صرف احمدی بچیاں بلکہ کثیر تعداد میں غیر احمدی لڑکیاں بھی تعلیم پاتی ہیں۔

تعلیم بالغاں کا آغاز

بچیوں کی تعلیم کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے احمدی مستورات کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے لئے تعلیم بالغان کی سکیم بھی پیش فرمائی تھی اور پڑھی لکھی عورتوں کو ترغیب دی تھی کہ وہ سال میں کم از کم ایک عورت کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں تاکہ عورتیں خود مطالعہ کر سکیں اور دینی امور سے واقفیت حاصل کر سکیں

لجنات کا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی رہنمائی اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی نگرانی میں لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کا آغاز کیا گیا۔ سال میں تین دن اس غرض کے لئے مقرر کئے گئے تاکہ مختلف شہروں سے نمائندہ خواتین شریک ہوں۔ سب مل کر دینی علوم سیکھیں اور جو نہ آ سکیں ان کو جا کر سکھائیں۔ یہاں نمائندگان میں جو عزم امنگ اور جوش پیدا ہو وہی امنگ ...... اور جوش و عزم دوسروں میں بھی پیدا کریں۔ جو تجاویز یہاں پیش کی جائیں دوسروں کو اس سے آگاہ کریں اور جو ہدایات دی جائیں سارا سال ان کے مطابق عمل کریں۔

کلمہ شہادت کے اقرار کے بعد یہ عہد لجنہ اماء اللہ کا ماٹو قرار پایا۔

"میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب ...... اور قوم کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گی۔ اور خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گی۔ نیز سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی"

لجنات کے کام کے چار معیار عددی ترقی، مالی ترقی، تنظیم اور اخلاقی سربلندی مقرر کئے گئے لجنات کو اعلیٰ کارکردگی پر نمبر دئے جانے لگے۔ اور اول آنے والی لجنہ کے لئے انعام مقرر کیا گیا تاکہ خدائی ارشاد "فاستبقوا الخیرات" پر عمل کرنے کی روح تمام لجنات میں کارفرما ہو۔ اب تک لجنہ کے آٹھ اجتماع ہو چکے ہیں۔

احمدی مستورات میں تبلیغی قابلیت پیدا کرنے کے لئے اجتماع کے موقعہ پر تقریری مقابلے مقرر کئے گئے۔ تقریر میں حصہ لینے والی ممبرات کو قابلیت کے لحاظ سے تین مختلف معیاروں میں تقسیم کیا گیا۔ اور پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کے لئے انعامات تجویز کئے گئے۔ اس کے علاوہ حفظ قرآن کریم تلاوت قرآن اور ترجمہ قرآن مجید احادیث رسول اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق معلومات نیز مضمون نگاری کے بھی مقابلے مقرر کئے گئے اور اول، دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو انعامات دئے جانے لگے۔

بعد ازاں لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں ایک دن ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے مخصوص کیا گیا۔ تاکہ لڑکیاں شروع سے اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگ سکیں ان کے لئے بھی لجنہ کی طرح مقابلے مقرر کئے گئے اور پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات کے لئے انعامات تجویز کئے گئے۔

اب مرکزی اجتماع کے نمونہ پر مختلف شہروں کی لجنات اپنے اپنے شہروں میں لجنہ اور ناصرات کا اجتماع منعقد کرنے لگی ہیں۔ جن میں سے کئی اجتماعات میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ ام متین صاحبہ بنفس نفیس تشریف لا کر ان کا حوصلہ بڑھاتی ہیں۔ اور مرکزی کارکنات بھی نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوتی ہیں۔ ان اجتماعات میں ہونے والے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دئے جاتے ہیں۔ اور بعد میں انہی ممبرات کو مرکزی اجتماع میں ہونے والے مقابلوں میں شرکت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

(باقی)

وصیت کی اہمیت

"وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا"

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خطبہ جمعہ ۱۴ مئی ۱۹۳۲ء میں وصیت کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں (جماعت کو) اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا۔ صرف اتنا کہتا ہوں۔ کہ میں تمہاری نسبت اعلم ہوں۔ جو تم نہیں جانتے"

پس وہ دوست جنہوں نے ابھی وصیت نہیں کی انہیں چاہیئے کہ جلد از جلد نظام وصیت میں شامل ہو کر اور آئینہ وصیت کے سامنے آکر اپنی ایمانی شکل کو دیکھیں۔ اور اس پیمانے سے اپنے ایمان کو ناپیں۔

اور وہ احباب جن کی وصیتیں منسوخ ہو چکی ہیں یا وہ خود منسوخ کر چکے ہیں۔ ان کے لئے بھی حضور کے مندرجہ بالا ارشاد میں بہت بڑا سبق ہے۔ چاہیئے کہ اگر انہوں نے اس مالی جہاد کی کوفت سے کچھ سستا لیا اور آرام کر لیا ہے تو دوبارہ اس جہاد کی صفوں میں شامل ہو جائیں۔ کہ ایک دفعہ میدان کارزار میں اتر کر پیٹھ دکھانا شیوۂ مردانگی نہیں ہے۔

اور وہ اصحاب جو اپنی وصیتوں کی ادائیگیوں میں بقایا دار ہیں۔ وہ بھی حضور کے کلمات طیبات پر توجہ فرمائیں۔ وصیت کاغذ کے اس پرزے کا نام نہیں ہے۔ جو انہوں نے لکھ کر دفتر میں دیا ہوا ہے۔ بلکہ وصیت نام ہے اس عہد اور عزم کا جو انہوں نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے واسطے مسلسل اور متواتر مالی قربانیاں دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں کیا تھا۔ پس وصیت کے بقایادار دوستوں کو بھی ہمت اور استقلال کے ساتھ جلد اپنے بقائے صاف کرنے چاہئیں۔ اور ہر ایسی ضرورت کو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں حائل اور حارج ہو رہی ہے۔ نظر انداز کر کے یا التواء میں ڈال کر اپنی وصایا کے بقایوں کو بے باق کر دینا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور خدمت کے واسطے سادہ زندگی اختیار کرنا تحریک کے ساتھ ضروری قرار دیا ہے۔ اور امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء میں جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اگر دوست سادہ زندگی کو اپنا شعار بنا لیں۔ تو تھوڑے ہی دنوں میں:۔

(۱) وصایا کی تعداد میں خوشکن اور حیرت انگیز اضافہ ہو سکتا ہے

(۲) بقایوں کی وجہ سے منسوخ شدہ وصایا بحال ہو سکتی ہیں۔

(۳) حصہ آمد کے بقایا داروں کو اپنے بقائے ادا کرنے کی توفیق مل سکتی ہے۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

24 ستمبر 66ء

اعلان نکاح

عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم ملک محمد مسعود احمد خاں صاحب لاہور کا نکاح عزیزم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب باسط ایم۔ بی۔ بی ایس ولد مکرمی حاجی محمد سعید صاحب منٹگمری کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپیہ مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۶ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیزہ حضرت شیخ محمد عبد الرشید صاحب بٹالوی کی پوتی ہیں۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

(خاکسار: میاں عبد الرحیم احمد۔ وکیل الزراعت تحریک جدید)

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت بابرکت میں ۸ تبوک ۱۳۴۵ھ ش (۸/۹/۶۶ء) تک تعمیر مسجد کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

جزاھن اللہ احسن الجزاء

ہماری جملہ بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اس کی تعمیر کیلئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

پاکستان ویسٹرن ریلوے ڈویژنل آفس ملتان

درخواست مجوزہ فارم پر جو ہر بڑے اسٹیشن سے -/۱۰ ادا کر کے مل سکتی ہے ۱۵/۱۰/۶۶ تک برائے امیدواران اضلاع ملتان۔ منٹگمری۔ بہاولپور۔ بہاولنگر۔ ڈیرہ غازیخاں سرگودھا۔ میانوالی۔ جھنگ۔ مظفر گڑھ کم از کم قابلیت برائے اسامی کلرک گریڈ III بی۔ اے بی۔ ایس سی۔ عمر ۱۵/۱۰/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۰ سال

(پ۔ ٹ ۱۸/۹/۶۶)

داخلہ ویسٹ پاکستان کالج ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی ۶۷-۱۹۶۶ء

کورس ۴ سالہ۔ قابلیت ایف۔ ایس سی پری انجینئرنگ۔ عمر ۱/۹/۶۶ کو ۱۷ سال سے کم نہ ہو فرسٹ سیکنڈ ڈویژن

پراسپکٹس اور فارم دفتر پرنسپل سے ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر اور -/۱۰ کا ٹکٹ لگا کر سیلف ایڈریسڈ لفافہ۔

(پ۔ ٹ ۱۸/۹/۶۶)

پاکستان گورنمنٹ وزارت تعلیم

جاپان گورنمنٹ نے مختلف مضامین میں ریسرچ کے لئے جو جاپان کی یونیورسٹیز میں ہوگی ۱۴ وظائف کی ۱۹۶۷ء کے لئے پیشکش کی ہے۔ مضامین۔ تاریخ۔ ادب۔ قانون۔ سیاست وغیرہ وغیرہ۔ وظیفہ -/۴۰۰ روپیہ ماہوار آمد و رفت بذریعہ ہوائی جہاز بذمہ گورنمنٹ جاپان فوری ضرورت کے لئے جاپان پہنچنے پر الگ رقم۔

قابلیت۔ کم از کم بی۔ اے یا ایم۔ اے سیکنڈ ڈویژن متعلقہ مضمون میں

درخواست مجوزہ فارم پر جو سیکشن آفیسر وزارت تعلیم اسلام آباد سے ملتی ہے۔ ۱/۱۰/۶۶ تک مع ضروری سرٹیفکیٹس ملازمین اپنے افسران کی معرفت درخواست دیں۔ عمر ۱/۴/۶۷ کو پینتیس سال سے کم۔ عرصہ تعلیم۔ ۱½ تا ۲ سال۔

(پ۔ ٹ ۱۹/۹/۶۶)

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا:۔ برادرم محمد ابراہیم صاحب ان دنوں اپنی بعض پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ نیز ان کو اپنے ایک لڑکے کے متعلق بہت فکر رہتا ہے احباب جماعت ان کی ہر قسم کی پریشانی کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں (محمد شمشاد نواز ربوہ)

ڈان ریڈیو سروس محلہ دار البرکات ربوہ

- ہم بالکل معمولی منافع پر آل ورلڈ تین وبو بینڈ نیو الیکٹرک ریڈیو بمعہ خوبصورت کیبنٹ آرڈر ملنے پر صرف -/۲۵۰ روپے میں تیار کر دیتے ہیں گارنٹی تین سال)
- ٹرانسسٹر یا الیکٹرک ریڈیو خواہ کسقدر بگڑا ہوا ہو اسکی نہایت تسلی بخش مرمت مناسب داموں کی جاتی ہے
- ایک بینڈ ٹرانسسٹر کو ہم اس عمدگی سے دو بینڈ کرتے ہیں کہ اس پر شارٹ ویو کے اکثر سٹیشن بغیر ایریل کے صاف سنائی دیتے ہیں۔ ٭ ہر قسم کے نئے یا پرانے ٹرانسسٹر یا الیکٹرک ریڈیو کی مناسب داموں خرید یا فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

پروپرائیٹر:۔ الطاف احمد ڈپلومہ یافتہ ریڈیو سپیشلسٹ

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں یہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۴:-

میں مسماۃ زینب بی بی زوجہ عطار محمد بگوی قوم حبران پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن جڑانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ رمئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ ہے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ حصہ جائداد داخل کروں اور رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہوجائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ موجودہ وقت میں میرے پاس کوئی زیور نہیں ہے ۴۷ء کے فسادات میں مشرقی پنجاب میں ضائع ہوگئے تھے۔

(چندہ شرط اوّل ایک روپیہ)

الامۃ:- زینب بی بی زوجہ عطار محمد۔

گواہ شد:- خاکسار عطا محمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۹۶۵۳ امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور۔

گواہ شد:- سمیع اللہ سیال: نائب وکیل المال۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۴۵:-

میں امۃ المصور بنت سید داؤد احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۲/۱/۱۹۵۰ (تاریخ پیدائش) پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ رجولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری موجودہ جائداد صرف ایک جوڑی بُندے طلائی۔ ایک جوڑی کڑے طلائی ہیں جن کی قیمت مبلغ ۳۹۰/- روپے ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔ (چندہ شرط اوّل ۲/۵۰)

الامۃ:- امۃ المصور

گواہ شد:- سید داؤد احمد

گواہ شد:- سید محمود احمد ناصر دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۸۴۶:-

میں محمد اسلم اخوند ولد فضل صدیق قوم صدیقی پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۷/۲/۳ ہیرآباد ڈاک خانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ رجولائی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ تجارت پر ہے جو ایک دکان کی صورت میں ہے۔ اس سے مجھے اندازاً پچاس روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- اخوند محمد اسلم صدیقی۔

گواہ شد:- برکات احمد ذبیح جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد۔

گواہ شد:- غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ۔

مسل نمبر ۱۸۴۷:-

میں شاہدہ سلمٰی زوجہ محمد اسلم اخوند پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال ساکن حیدرآباد ڈاک خانہ ۱۷/۲/A ۳/۲۲ ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۷/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:

۱۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔

۲۔ میرے پاس ایک طلائی انگوٹھی ہے جس کا وزن ۳/۸ تولہ ہے ۳/۸ تولہ ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۴۵ روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس نقد نوے روپے موجود ہیں۔ میرا حق مہر دو ہزار روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے یہ کل رقم مبلغ دو ہزار ایک سو پینتیس بنتی ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ملازمت کی صورت میں ہے۔ جو ایک سو سینتالیس (۱۳۷/-) روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۳ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ . . . . . .

. . . .

. . . . . . میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(چندہ شرط اوّل ۵/- روپے)

الامۃ:- شاہدہ سلمٰی۔

گواہ شد:- اخوند محمد اسلم صدیقی۔ خاوند موصیہ۔

گواہ شد:- غلام احمد فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد۔

مسل نمبر ۱۸۴۸

میں محمد شفیع بھٹی ولد رحمت قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاک خانہ حیدرآباد۔ ضلع حیدرآباد۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۶/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ڈیڑھ سو روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ نیز یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے

(چندہ شرط اوّل ۲/۵۰ روپے)

العبد:- محمد شفیع گارڈی کھاتہ احمدیہ ہال حیدرآباد مورخہ ۳ رجون ۱۹۶۶ء

گواہ شد:- فضل محمد ولد فقیر شاہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ۔ حیدرآباد۔

گواہ شد:- ملک محمود احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد۔

درخواستِ دعا

میرے بھائی خواجہ محمد طفیل صاحب مسلم شراکت غلہ منڈی جڑانوالہ چند دن سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(خواجہ محمد عبداللہ جان غلہ منڈی۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ دائمی دوروں کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ بخشے۔

(محمود احمد از بہ و لہی ضلع سیالکوٹ)

وزیرآباد کے احباب
روزنامہ الفضل ربوہ کا تازہ پرچہ
مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب
ایجنٹ روزنامہ الفضل
وزیرآباد سے حاصل کریں
(مینیجر)

جماعت کے ہر طبقہ کی تربیت کا علمبردار ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اس کی خریداری قبول فرمائیں۔
قیمت سالانہ -/۶ روپے
(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہفتہ تحریک جدید اور لجنات اماء اللہ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام لجنات ماہ اکتوبر کا پہلا ہفتہ تحریک جدید کے کام کے لئے وقف کریں۔ اور اس ہفتہ میں پوری جدوجہد کے ساتھ مستورات سے تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کریں۔ اور ہفتہ ختم ہونے کے بعد رپورٹ بھجوائیں کہ انہوں نے اس سلسلہ میں کیا کوشش کی ہے مندرجہ ذیل امور کے مطابق کام کریں۔

۱۔ اپنی لجنہ میں جائزہ لیں کہ کتنی عورتیں تحریک جدید میں شامل ہیں۔

۲۔ جن مستورات نے تحریک جدید کا چندہ ابھی تک ادا نہیں کیا ان سے وصولی کریں تحریک جدید کا مالی سال ۳۰ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے اس سے قبل وصولی ضروری ہے۔

۳۔ جو بہنیں ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ان پر تحریک جدید کی اہمیت واضح کر کے ان کو تحریک جدید دور سوم میں شامل کر کے ان کا چندہ بھی ساتھ ہی وصول کریں۔ یاد رہے کہ نئے دور میں شمولیت کے لئے کم سے کم مقدار دس روپے ہے۔

۴۔ چندہ وصول کرنے کے لئے مقامی سیکرٹری تحریک جدید یا پریذیڈنٹ جماعت مقامی سے تحریک جدید کی رسید بک حاصل کی جائے۔ اور ہفتہ کے بعد چندہ اور رسید بک ان کو واپس کی جائے۔

میں امید کرتی ہوں کہ تمام لجنات پوری کوشش کے ساتھ احمدی بہنوں سے لقایا جات وصول کریں گی اور نئی بہنوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس عظیم الشان تحریک میں جس کے ساتھ احمدیت اور اسلام کی ترقی وابستہ ہے شامل کرنے کی کوشش کریں گی۔ اور ہفتہ تحریک جدید ختم ہونے کے بعد اپنی کوشش کے نتائج سے بھی آگاہ کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسلام کی اشاعت اور سربلندی کے لئے قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بی اے بی ایس سی کلاسز کا داخلہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہوگا۔ اور پانچ دن تک جاری رہے گا۔ ہونہار ذہین اور مستحق طلباء کے لئے فیس اور انعامی وظائف کی مراعات موجود ہیں۔

انٹرویو کے لئے گارڈین کے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لائیں

(قاضی محمد اسلم ایم اے کینٹب ۔ پرنسپل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● اسلام آباد ۲۲ ستمبر۔ پاکستان نے بھارت کو مطلع کیا ہے کہ پاکستان دونوں ملکوں کے افسروں کی کانفرنس کے بارے میں مزید خط و کتابت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ تنازعہ کشمیر کے بارے میں بھارت کے ہٹ دھرمی پر مبنی رویّہ سے پاک بھارت مذاکرات کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ یہ بات بھارت کے اس مراسلے کے جواب میں کہی گئی ہے جو ۱۰ ستمبر کو موصول ہوا تھا۔ اس مراسلے میں بھارت نے افسروں کی کانفرنس کی تجویز دوبارہ پیش کی تھی۔

● سائیگون ۲۳ ستمبر۔ شمالی ویٹ نام میں امریکی اور روسی ساختہ جنگی طیاروں کے درمیان ویٹ نام کی سب سے بڑی فضائی جنگ ہوئی۔ امریکی ہوا بازوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے روس کے بنے ہوئے دو مگ طیارے مار گرائے جن میں ایک مگ ۲۱ بھی شامل ہے ادھر شمالی ویٹ نام نے اعلان کیا ہے کہ اس نے کل چار امریکی طیارے گرا لیے۔

امریکہ کے ایک سرکاری ترجمان نے سائیگون میں بتایا کہ کل ہنوئی کے قریب امریکی اور روسی طیاروں کے درمیان جنگ ہوئی۔ یہ فضائی جنگ اتنی طویل اور بڑی تھی کہ اس سے قبل ویٹ نام کی جنگ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ امریکی اور روسی طیاروں کے درمیان سات جھڑپیں ہوئیں اور اس میں روسی ساختہ مگ ۱۷ اور مگ ۲۱ اور امریکہ کے الیف ۱۰۵ اور ۴ ۔ ۱ سی طیاروں نے حصہ لیا۔

● نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ بھارت میں کل تین مقامات پر زبردست ہنگامے ہوئے پولیس اور طالب علموں میں تصادم کے بعد اندور کے قصبہ من نورہ میں ۱۸ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے

کلکتہ میں کمیونسٹ پارٹی نے تین دن کی ہڑتال کرنے کی جو اپیل کی تھی اس کے نتیجے میں کلکتہ میں متعدد مقامات پر پولیس اور مظاہرین میں تصادم ہوئے شہر کی تمام دکانیں ٹرامیں بسیں بند رہیں سرکاری دفاتر میں بھی حاضری بہت کم تھی شہر کا تمام ملوں کے مزدور ہڑتال پر تھے۔

● راولپنڈی ۲۳ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جنرل موسیٰ نے عوام سے کہا ہے کہ وہ پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک مضبوط ترقی یافتہ اور فلاحی ریاست بنانے کے لئے مل جل کر کام کریں۔ جنرل موسیٰ صوبے کے مختلف علاقوں سے قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان، وکلاء، معزز شہریوں اور ارکان بنیادی جمہوریت سے بات چیت کر رہے تھے یہ لوگ جنرل محمد موسیٰ کو مغربی پاکستان کا گورنر بننے پر مبارکباد دینے کے لئے آئے تھے جنرل موسیٰ نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ عام آدمی کی فلاح و بہبود کے لئے مل جل کر کام کریں اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں پوری توجہ سے کام کرنا چاہیئے۔ اور نتائج خدا پر چھوڑ دینے چاہئیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ خدا ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

● راولپنڈی ۲۳ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر جنرل محمد موسیٰ نے حکام کو ہدایت کی ہے کہ اخبارات میں عوام کی جو شکایات شائع کی جاتی ہیں انہیں فوراً گورنر کے نوٹس میں لایا جائے اس کا مقصد یہ ہے کہ نہ صرف مختلف سطحوں پر صوبائی حکومت کی کارکردگی بہتر بنائی جائے بلکہ خود مختار اور نیم خود مختار اداروں کی کارکردگی کو بھی بہتر بنایا جا سکے۔

● ٹوکیو ۲۳ ستمبر۔ پیکنگ میں غیر ملکی سفارت خانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ چین میں زیر تعلیم اپنے طلباء کو واپس وطن بھیجنے کے انتظامات کریں۔ ایک ایشیائی ملک کے سفارت خانہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ چین چاہتا ہے کہ وہاں ثقافتی انقلاب کی تکمیل تک بیرونی ممالک اپنے طلباء کو واپس بلانے کا بندوبست کریں۔ کیونکہ چینی اساتذہ ثقافتی انقلاب کے کام میں اس قدر مصروف ہیں کہ طلباء کو پڑھانے کے لئے ان کے پاس وقت نہیں ہے۔

● نیو یارک ۲۳ ستمبر۔ جنرل اسمبلی کی رہبر کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کا سوال جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ جنوب مغربی افریقہ کے تنازعات کو طے کرنے کے لئے طاقت استعمال کرنے کی ممانعت اور خلاء کو پرامن مقاصد کے استعمال کرنے سے متعلق قوانین بنانے کا سوال بھی ایجنڈے میں شامل کیا جائے

● کیپ ٹاؤن ۲۳ ستمبر۔ جنوبی افریقہ کے نئے وزیر اعظم جان وورسٹر نے اعلان کیا ہے کہ وہ روڈیشیا کے ساتھ تجارت معمول کے مطابق جاری رکھیں گے۔ خواہ برطانیہ جنوبی افریقہ کے خلاف اقتصادی پابندیاں ہی کیوں نہ عائد کر دے۔ اس پالیسی کے تحت جنوبی افریقہ سے بھاری مقدار میں پٹرول اور دوسرا سامان روڈیشیا پہنچ رہا ہے جس کی بدولت سمتھ کی حکومت کو برطانیہ کی پابندیوں کا مقابلہ کرنے کا سہارا مل رہا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴